پروفیسر ریاض حسین

محمّد بن قاسم کے ورودِ سندھ و پنجاب سے قبل
چین کی فوجی کارروائی

حیرت ہے کہ ہمارے اپنے اور غیر ملکی مورخین نے محمد بن قاسم کے سندھ اور پنجاب پر حملے (۷۱۱ء) سے قبل ہندوستان میں چین کی فوجی مداخلت (۶۴۸ء) کے واقعہ کو ریسرچ کے قابل نہیں سمجھا۔ حالانکہ یہ واقعہ تاریخ میں اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ اسے بجا طور پر محمد بن قاسم کے حملے کی کامیابی میں ایک فیصلہ کُن عنصر قرار دیا جا سکتا ہے۔

ہم حالات و واقعات کا جائزہ ۶۴۴ء سے شروع سے کرتے ہیں۔ اس سال مہاراجہ ہرش وردھن (۶۰۶ء - ۶۴۷) نے قنوج میں بدھ مت کے علما کا کانووکیشن منعقد کیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ تھا۔ اس وقت ہندوستان میں بدھ مت زوال پذیر تھا اور ہندوستانی عوام و خواص کے ذہنوں پر برہمنیت کی گرفت مضبوط ہو رہی تھی۔

مہاراجہ ہرش وردھن اور برسر اقتدار امراکے کچھ لوگ بدھ مت کے پیروکار تھے اور اسے ایک نئی عوامی زندگی بخشنا چاہتے تھے۔ اسی مقصد کے لیے ۶۴۴ء میں ہندوستان اور مشرق بعید کے بڑے بڑے بودھ علما کا یہ جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔ نامور چینی عالم اور سیاح ہیون تسانگ (Hieun Tsang) کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس جلسے کی غرض و غایت مندرجہ ذیل تھی۔

۱۔ بدھ مت کو ہندوستان کا سرکاری مذہب قرار دینے کا باقاعدہ اعلان کرنا۔

۲۔ بدھ مت کی تعلیمات کو آسان و عام فہم بنا کر اُن کی اشاعت کرنا۔

۳۔ بدھ مت کے فلسفے کو تمام نزاعی امور سے پاک کر کے اس کے دونوں فرقوں ہنایانا (Hinayana) اور مہانیا (Mahanya) کو باہم متفق اور متحد کرنا۔

۴ - علمی مذاکرات اور تقسیم اسناد[۱]

کانووکیشن میں ٹیکسلا اور نالندہ یونیورسٹیوں اور مشہور بودھ خانقاہوں کے چار ہزار مندوب شریک ہوئے۔ کارروائی کا آغاز مہاراجہ ہرش وردھن نے بدھ مت کو ہندوستان کا سرکاری مذہب قرار دینے کا اعلان کر کے کیا۔ حاضرین میں اسناد اور انعامات تقسیم کرنے کے بعد مہاراجہ نے ہیون تسانگ (Hieun Tsang) کو کانووکیشن لیکچر دینے کی دعوت دی۔ ہیون تسانگ نے اپنے نظریات نہایت مدلل انداز میں پیش کیے، مندوبین کو تبلیغ و اشاعت کے فرائض یاد دلائے اور اتحاد و اتفاق کی تلقین کرتے ہوئے چیلنج کیا کہ اگر کوئی مندوب دلائل کے ساتھ اُس کے خیالات کو رد کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اُسے مقرر کا سر قلم کر دینے کا اختیار حاصل ہو گا۔ عین اسی لمحے کانووکیشن ہال کی چھت سے آگ کے شعلے بھڑکنے لگے۔ ہال میں دھواں پھیل گیا اور حاضرین میں بھگدڑ مچ گئی - اسی افراتفری میں ایک شخص مہاراجہ ہرش وردھن پر حملہ آور ہوا، لیکن محافظوں کے ہاتھوں پکڑا گیا۔ مجرم سے تفتیش کے بعد ملک گیر برہمن سازش کا انکشاف ہوا۔ اس برہمن سازش کے بنیادی مقاصد مندرجہ ذیل تھے -

۱ - مہاراجہ ہرش وردھن اور چار ہزار سر کردہ بدھ علما کو فنا کر کے بدھ مت کو ہندوستان سے ہمیشہ کے لیے جڑ سے اکھاڑنا -

۲ - حکومت کا تختہ الٹ کر برہمن مت کو سرکاری مذہب قرار دلوانا -

اس سازش کے بڑے محرک پانچ سو برہمن سندھ، پنجاب، کشمیر اور سرحد میں پھیلے ہوئے تھے۔ اِن سب کو گرفتار کر کے قنوج میں موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا -

ہرش وردھن خوش قسمت تھا کہ اُس کی زندگی اور راج بروقت بچ گئے۔ تاہم برہمنیت کا سیل رواں تیزی سے بڑھتا جا رہا تھا۔ بدھ مت ہندوستان میں بازی ہار چکا تھا۔ اگرچہ مہاراجہ اور اُس کے عمائد بدھ مت کے پیروکار تھے لیکن پنجاب، سندھ، کشمیر اور سرحد کے گورنر اور رؤسا عقیدے یا سیاسی مصلحت کی بنا پر برہمن مت کی تحریک سے وابستہ ہو چکے تھے اور ان صوبوں میں برہمن پنڈت

---

[۱] E. B. Havell The Aryan Rule in India, PP 247 - 249

سرکاری عہدوں پر فائز تھے ۔

۶۴۷ء میں مہاراجہ ہرش وردھن فوت ہو گیا اور ہندوستان میں بدھ مت کی رہی سہی سیاسی قوت بھی ختم ہو گئی ۔ صوبائی گورنر اپنے اپنے علاقوں میں خود مختار راجے بن گئے ۔

ہرش وردھن کی موت کے بعد قنوج کے فوجی کمانڈر ارجن نے راج سنگھاسن پر قبضہ کر کے برہمن مت کو سرکاری مذہب قرار دے دیا ۔[۲] دارالحکومت قنوج میں اپنا اقتدار مضبوط کرنے کے بعد ارجن کا اگلا سیاسی قدم نو آزاد صوبوں کو مرکز کے ساتھ دوبارہ ملانا تھا ۔ اس مقصد کے لیے اُس نے سیاسی اور فوجی دونوں ذرائع استعمال کرنے کی منصوبہ بندی کی ۔ لیکن بین الاقوامی حالات نے اُسے شمالی ہندوستان کو دوبارہ متحد کرنے کی مہلت نہ دی ۔

۵۲۶ء میں بدھ مت کے پیروکاروں کے لیے ہندوستان سے زیادہ جنوبی چین کا شہر کنٹن (canton) زیادہ اہمیت اختیار کر گیا تھا ۔ اس سال بدھ مت کے روحانی پیشوا بودھی دھرم (Bodhidharam) نے جو کہ مہاتما بدھ کا اٹھائیسواں خلیفہ تھا ، ہندوستان میں بدھ مت کے زوال کے آثار دیکھ کر اپنا ہیڈ کوارٹر کنٹن (canton) منتقل کر لیا تھا ، جہاں چین کے شاہی خاندان کی طرف سے اُس کی آؤ بھگت کی گئی ۔ اس کے بعد ہندوستان اور مشرق بعید کے ممالک سے بودھی کافی تعداد میں چین جا کر آباد ہو گئے ۔

ساتویں صدی عیسوی کے پہلے نصف میں (جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف فرما تھے) تانگ خاندان (Tang Dynasty) کی چینی ایمپائر فوجی قوت اور تہذیب و تمدن کے لحاظ سے اپنے انتہائی عروج پر تھی ۔ اس دور میں چین اور ہندوستان کے علمی روابط جتنے گہرے اور قریبی تھے اتنے نہ پہلے کبھی تھے اور نہ اس کے بعد کبھی ہوئے ۔ چینی علما اور دانشور بدھ مت کی کتابیں اور روایات اکٹھی کرنے کے لیے بڑی تعداد میں ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے تھے ۔ سیکڑوں چینی علما اور طالب علم ٹیکسلا اور نالندہ کی یونیورسٹیوں میں درس و تدریس میں مصروف تھے ۔

---

[۲] E.B. Havell The Aryan Rule in India, P. 249

چین اور ہندوستان کے ان گہرے اور قریبی علمی و ثقافتی روابط کو اور مضبوط بنانے کے لیے مہاراجہ ہرش وردھن نے ۶۴۱ء میں چینی شہنشاہ تائی سونگ (Tai seng) کے دربار میں سفیر روانہ کیا، جس کے جواب میں تائی سونگ نے بھی ہرش وردھن کی طرف ایک سفارت بھیجی۔ دریں اثنا مہاراجہ ہرش وردھن فوت ہوگیا اور ارجن کے برسرِ اقتدار آنے سے ہندی ریاست کے سیاسی اور مذہبی کردار میں بنیادی تبدیلی آگئی۔

جب چینی سفیر وانگ ہیون تسے (WANG-HIEUN-TSE) اپنے عملے کے ساتھ قنوج پہنچا تو برہمن راجہ ارجن نے بودھی سفیر کی سخت تذلیل کرکے اُسے دربار سے نکال دیا۔ سفیر اور اس کا عملہ قنوج کے بازاروں سے گزر رہے تھے تو شہریوں نے بھی دربار کے رویے سے متاثر ہوکر اُن کو سخت ہراساں کیا۔ وانگ ہیون تسے (Wang-Hieun tse) نے بھاگ کر نیپال میں پناہ لی۔ یہاں اُس نے سات ہزار نیپالی سپاہ تیار کی۔ تبت کے راجا سترنگ سانگ گمپو نے (Strang-san-Gampo) جو کہ چینی شہنشاہ کا داماد تھا دس ہزار گھوڑ سوار فوج روانہ کی۔ ہندوستان اور نیپال کے سرحدی علاقوں کے بودھی راجاؤں اور زمینداروں نے بھی کمک مہیا کی۔ اس طرح وانگ ہیون تسے (Wang-Hieun-tse) ایک زبردست فوج لے کر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور راستے کے برہمن راجاؤں کو زیر کرتا ہوا عین اُس وقت قنوج پہنچا جب ارجن فوج لے کر پنجاب، سرحد، سندھ اور کشمیر کو مرکزی حکومت کے زیرِ اقتدار لانے کے لیے روانہ ہونے والا تھا۔

قنوج کے قریب ہندوستانی (برہمن) اور چینی (بودھ) فوجوں میں گھمسان کا رن پڑا۔ وانگ ہیون تسے نے ارجن کو شکست دے کر برہمنوں کی مرکزی قوت کی کمر توڑ دی۔[۵۳]

پچاس برس بعد ۷۱۰ء میں محمد بن قاسم اسلامی سپاہ لے کر سندھ کے برہمن راجا داہر پر حملہ آور ہوا اور تھوڑے ہی عرصے میں پورے سندھ اور زیریں پنجاب کے ملتان تک کے علاقے پر قابض ہوگیا۔ بیان کیے گئے حالات و واقعات سے مندرجہ ذیل نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

---

۵۳ V.A. Smith, Early History of India, Oxford (1908) P. 85

۱ - ساتویں صدی عیسوی میں بالآخر برہمن مت نے بدھ مت کو ہندوستان سے مٹا دیا -

۲ - برہمن مت نے شمالی ہندوستان کے تمام صوبوں پنجاب، سندھ، کشمیر اور سرحد پر سیاسی غلبہ حاصل کر لیا -

۳ - برہمن مت کے سیاسی علم بردار ارجن نے تمام برہمن صوبوں کو متحد کر کے ہندوستان میں ایک مضبوط مرکزی برہمن حکومت قائم کرنے کا منصوبہ بنایا - ارجن کا منصوبہ کامیاب ہونے کی ٹھوس وجوہ موجود تھیں -

- تمام صوبوں کی مذہبی یکجہتی -
- ارجن کی فوجی قوت
- صوبائی حکمرانوں نے ابھی حال ہی میں اپنی خود مختاری کا اعلان کیا تھا اور اُن کی سیاسی اور فوجی قوت ارجن کے مقابلے میں بہر حال کمزور تھی -
- چین کی فوجی کارروائی سے برہمن ہندوستان کے متحد ہونے کا منصوبہ ناکام ہو گیا اور اگلے پچاس برس کے لیے برہمنوں کی اجتماعی، سیاسی اور فوجی قوت صوبوں میں بٹ کر رہ گئی -
- ان حالات میں محمد بن قاسم کی اسلامی سپاہ کے لیے سندھ اور پنجاب کی متفرق فوجی طاقت کے خلاف فوری اور فیصلہ کن کامیابی حاصل کرنے کی راہ ہموار ہوئی -

اگر محمد بن قاسم کو موقع مل جاتا تو سندھ، پنجاب، کشمیر اور سرحد کو ملا کر ساتویں صدی عیسوی میں ایک مرکزی اسلامی حکومت وجود میں آجاتی - لیکن تاریخ کے "اگر" اپنے اندر عظیم عبرت کا سامان رکھتے ہیں -